REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۵
یوم چہارشنبہ ۹ صفر ۱۳۸۰ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۳ ظہور ۱۳۳۹ ہش | ۳ اگست ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دُعا کی تحریک

ٹیلیفون لائن کی خرابی کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین اللّٰھم آمین

صدر ایوب کو سرکاری دورے پر برما آنے کی دعوت

حکومت برما بعض باہمی امور پر بات چیت کرنے کی خواہشمند ہے

کراچی ۲ اگست۔ حکومت برما نے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کو باضابطہ طور پر دعوت دی ہے کہ وہ اپنی سہولت کے مطابق جب مناسب خیال فرمائیں برما تشریف لائیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق صدر ایوب آئندہ موسم سرما میں جاپان اور انڈونیشیا کے دورے سے واپسی پر دو روز کے لئے برما بھی جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت برما بعض امور کے بارے میں جو تصفیہ طلب ہیں صدر ایوب سے بات چیت کرنا چاہتی ہے رجو امور حل طلب ہیں ان میں چاول کی سمگلنگ۔ تبدیلی وطن کا ناجائز سلسلہ اور سرحدی حادثات شامل ہیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

ربوہ ۲ اگست۔ لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ البتہ کمزوری بہت محسوس فرماتے ہیں۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ ام وسیم و انکی والدہ صاحبہ کے لئے دعا کی تحریک

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت بوجہ اعصابی کمزوری ناساز ہے۔ نیز آپ کی والدہ صاحبہ محترمہ بھی مسلسل بیمار چلی آ رہی ہیں احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ اور انکی والدہ صاحبہ محترمہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

ام مظفر احمد کی علالت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

آج خدا کے فضل سے بخار کل سے بھی کم ہے اور باقی علامات بھی بہتر ہیں۔ لیکن جب تک حرارت نارمل نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر صاحبان احتیاط کی تاکید فرماتے ہیں۔ احباب دعائیں جاری رکھیں

مرزا بشیر احمد ربوہ ۲/۸/۶۰

پنڈت نہرو صدر ایوب سے ملاقات کرنے پر آمادہ ہیں

لوک سبھا میں بھارتی وزیر اعظم کی طرف سے اعلان

نئی دہلی ۲ اگست۔ مسز لکشمی مینن نائب وزیر خارجہ نے لوک سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا جب بھی کوئی مناسب موقعہ آیا۔ پنڈت نہرو صدر محمد ایوب خاں سے بخوشی ملاقات کریں گے۔ آپ نے کہا گزشتہ مئی میں لنڈن میں صدر ایوب نے پنڈت نہرو کے اعزاز میں ایک دعوت دی تھی۔ لیکن اس میں کوئی لمبی بات چیت نہیں ہو سکی تھی مسز لکشمی مینن سے پوچھا گیا تھا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جو جھگڑے موجود ہیں کیا انہیں رفع کرنے کے لئے کوئی اور قدم اٹھایا گیا ہے

پنڈت نہرو نے اس سلسلہ میں مداخلت کرتے ہوئے کہا ظاہر ہے دونوں ملکوں کی کشیدگی رفع ہونے سے دونوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ آپ نے کہا دونوں ملکوں کے کئی متنازعہ فیہ معاملات کا تصفیہ ہو چکا ہے۔ جہاں تک مالی جھگڑوں کا تعلق ہے دونوں میں بات چیت ہو رہی ہے۔

انسانی شخصیت پر ایک معلوماتی لیکچر

ربوہ یکم اگست۔ کل شام احمدیہ سٹوڈنٹس کلب کے زیر اہتمام مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے نے انسانی شخصیت کے موضوع پر انگریزی زبان میں ایک دلچسپ اور معلوماتی لیکچر دیا۔ آپ نے ماہرین علم النفس کے جدید نظریات کی روشنی میں "انسانی شخصیت" سے متعلق متعدد مسائل پر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی اور اس ضمن میں کردار سازی سے متعلق بعض اسلامی احکام جو ہر بچے کی پیدائش کے وقت سے ہی نہیں بلکہ اس سے بھی قبل عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے ان کی حکمت واضح کی۔ تقریر کے بعد لیکچر پر عام بحث کا آغاز ہوا جس میں متعدد احباب نے حصہ لیا۔ اجلاس میں صدارت کے فرائض مکرم بشارت احمد صاحب بشیر قائمقام وکیل التبشیر نے ادا کئے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲ اگست ۱۹۶۰ء

مسلمانوں کا دورِ تنزّل

(۲)

سر سید مرحوم نے مغربی مادہ پرست سائنس اور فلسفہ کی تقلید میں ان تمام حقائق سے انکار کر دیا جو مابعد الطبیعاتی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک اللہ تعالےٰ سے تو آپ انکار نہ کر سکے مگر آپ نے فرشتوں کی مستقل ہستی سے انکار کیا اور ان کو محض قویٰ سے تعبیر کیا الہام سے تو شاید صریح الفاظ میں آپ نے انکار نہیں کیا تاہم آپ نے الہام کو محض انسانی ملکات ہی کی قسم مانا۔ اس طرح نبوت آپ کے نظریہ کے مطابق صرف ایک ایسی قسم کا ملکہ فطری ہے۔ جس قسم کے موسیقی ریاضی وغیرہ کے فطری ملکات ہیں جو بعض انسانوں میں دوسروں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور وہ اس خاص ملکہ کے لحاظ سے نابغہ یا عبقری (Genius) کہلاتا ہے۔ نبی بھی اس قسم کا نابغہ ہوتا ہے اور الہام اس کی فطرت ہی کی پیداوار ہوتی ہے۔

چونکہ آپ نے فرشتوں کی مستقل ہستی سے انکار کیا ہوا تھا۔ اس لئے وحی کا جبریل فرشتہ کے ذریعہ نازل ہونا آپ کے نزدیک محالات عقلی میں سے تھا۔ البتہ آپ چونکہ وحی کا انکار نہیں کر سکتے تھے۔ اسلئے وحی کا ماخذ انسانی دل کو ہی قرار دیا۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ مانتے تھے کہ آنحضرت صلعم کے دل پر براہ راست القاء ہوتا تھا چونکہ آپ کو مغربی نیچر پرستی کے صرف گھڑے گھڑائے اصول مل گئے تھے۔ اور آپ ان نتائج پر اس فکر و غور سے نہیں پہنچے تھے جس فکر و غور سے دانایان مغرب پہنچے تھے۔ اسلئے آپ "وحی" کی وہ سائیکولوجیکل تشریح نہیں جانتے تھے جو بعد میں مثلاً علامہ اقبال مرحوم نے اپنے چھ لیکچروں کے ایک باب میں کی ہے یعنی جب انسان اپنی فطرت کی گہرائیوں میں ڈوب کر نکلتا ہے تو وہ گھڑے گھڑائے زندگی کے اصولوں کے گہر نکال لاتا ہے اور یہ انسانی طفولیت کا خاصہ ہے۔ اب چونکہ عقل پختہ ہو چکی ہے۔ اس کی ضرورت نہیں رہی۔ بہر حال سر سید مرحوم نے وحی کی جو تشریح کی ہے وہ ان نتائج کے مطابق ہے جس پر مغربی مفکرین کسی بالا ہستی کے تحکم سے منکر رہ کر مادی دنیا پر غور کرنے سے پہنچے تھے۔ اور بعض مغربی عیسائیوں نے ان اصولوں کو عیسائیت پر چسپاں کرنے کی کوشش کی تھی۔

اسی طرح سر سید مرحوم نے مسیح ابن مریم اور الامام المہدی کی آمد سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے متعلق جتنی احادیث بیان کی جاتی ہیں سب موضوع ہیں۔ کوئی آنے والا نہیں ہے آپ نے اس انکار کے لئے ایک یہ دلیل بھی دی کہ کسی آنے والے کا انتظار قوم کو بے عمل بنا دیتا ہے۔ اور مسلمانوں کے موجودہ جمود کا سبب یہی ہے کہ وہ مہدی و مسیح کے انتظار میں قوت فاعلی سے محروم ہو چکے ہیں اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں جب مہدی علیہ السلام آئیں گے اور مسیح ابن مریم نازل ہوں گے وہ خود تلوار سے عیسائیوں، یہودیوں اور تمام اقوام کو فتح کریں گے اور مسلمانوں کو عالمگیر حکومت کے تخت پر متمکن کر دیں گے۔

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے۔ سر سید کا اس نتیجہ پر پہنچنا بلا وجہ نہیں ہے یہ واقعی امر ہے کہ مسلمان حکومت کھو کر اس خیال میں پڑنے لگے تھے کہ امام مہدی کا ظہور ہونے والا ہے وہ آ کر سب دلدّر دور کر دے گا۔ اس خیال سے یقیناً قوت عمل کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کہ کسی آنے والے کا انتظار بذاتِ خود یہ اثر رکھتا ہے۔ چنانچہ عیسائی دنیا کی مثال ہمارے سامنے ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر ان لوگوں کے ایمان کو مسیح کی آمد ثانی کے عقیدہ سے تقویت پہنچی ہے بایدو شاید۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنی امیدوں کو صرف حکومتی عروج تک ہی محدود کر دیا اور یہ تصور بنا لیا کہ اسلام اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک تلوار کے جہاد سے پھر دنیا کو فتح نہ کیا جائے یہی ذہنی الجھن ہے۔ جس کی طرف فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ میں کس قدر وضاحت کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج تک سر سید مرحوم کی یہ دلیل ہمارے بعض اہل علم حضرات مسلمانوں کے جمود کی تشریح کرتے وقت پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسی مرد کامل کے انتظار نے مسلمانوں کے حوصلوں اور قوت عمل کو مفلوج کر دیا ہے۔ یہی خیال تھا جس نے سر سید مرحوم کو مسیح ابن مریم اور امام مہدی کی آمد سے صاف انکاری بنا دیا اور آپ نے ان تمام احادیث کو وضعی قرار دیا۔ جن میں ان کی آمد کی خبر دی گئی تھی۔

دوسری طرف قدیم مکاتب کے اہل علم حضرات ان احادیث کو صحیح اور مستند مانتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ ان احادیث میں جو مسیح ابن مریم اور امام مہدی کی آمد کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں وہ لفظ بلفظ پوری ہوں گی۔ اسی وجہ سے سر سید اور قدیم خیالات کے علماء میں تصادم ہوا اور سید جمال الدین مرحوم نے ان اور ایسے ہی دوسرے مغربی نیچر پرستی کے خیالات کی وجہ سے سر سید کی سخت مخالفت کی اور ان پر سخت تنقید کی حالانکہ خود سید افغانی مرحوم بھی سر سید مرحوم کی طرح نیچری اصولوں کی وہ سائنسی اور فلسفیانہ وجوہات نہیں جانتے تھے جن کی بناء پر نیچری تحریک مغربی داناؤں نے چلائی تھی۔ سر سید مرحوم کے سامنے چونکہ ایک عملی کام تھا۔ اسلئے وہ نچتے بچاتے اپنی دھن میں لگے رہے اور اپنی محنت اور فعالیت کی وجہ سے ایک حد تک ہندوستان کے مسلمانوں کو دنیوی تباہی سے بچانے میں کامیاب ہو گئے لیکن سید جمال الدین کے ذہن میں اسلامی فتوحات کا جو تصور تھا وہ صرف سیاسی تھا لیکن حالات ایسے تھے کہ ان کی باتیں صرف قال تک ہی پہنچ سکیں حال کی حدود میں داخل نہ ہوئیں۔ سر سید کا خیال تھا کہ حالات کے اندر جو کچھ ہو سکتا ہے کر جانا چاہیئے۔ سید جمال الدین افغانی تلوار کی فتح کے بغیر کسی بات پر قرار نہیں پا سکتے تھے اسلئے حالات کے مطابق آپ کے خیالات خیالات کی حدود سے نہ بڑھ سکے آپ عملاً کامل طور پر ناکام رہے

تاہم جدید یعنی سر سید مرحوم کے سکول اور قدیم مکاتب کی جو پوزیشن ایک دوسرے کے خلاف مسیح ابن مریمؑ اور الامام المہدی کی آمد کے متعلق تھی وہ صرف مثال کے طور پر پیش کی گئی ہے۔ سر سید مرحوم انتظار کو جمود کا باعث خیال کرتے تھے اس لئے ان میں فعالیت تو آئی مگر وہ دینی نہ تھی بلکہ دنیوی صورت اختیار کر گئی ادھر سید افغانی مرحوم سیاسی غلبہ کے حامی تھے اور احادیث نزول مسیح اور ظہور مہدی کو لفظی طور پر پورا ہونے کے متمنی تھے۔ اسلئے وہ خود بھی جمود کا شکار رہے۔ الغرض یہ دونوں عظیم رہنما محض متضاد اور مبالغہ آمیز نقاط نظر کی وجہ سے متقابل انتہاؤں پر پہنچ گئے اور دونوں ہی دین کا صحیح کام کرنے سے محروم رہ گئے

اصل بات یہ ہے کہ مسیح ابن مریم اور الامام المہدی کے متعلق جو احادیث ہیں ان کے معنی سمجھنے میں جدید و قدیم دونوں مکاتب نے غلطی کھائی ہے۔ ان پیشگوئیوں میں اکثر استعارات [illegible] احادیث [illegible] تشریح کرنی تھی

(باقی صفحہ ۷ پر)

خوش رہیں سب ساکنانِ قادیاں

(از مکرم ملک خادم حسین صاحب دبولا ضلع جھنگ)

مَیں بھی چھیڑوں داستانِ قادیاں
یا الٰہی دے زبانِ قادیاں

میری آنکھوں سے کوئی دیکھے ذرا
سرزمین و آسمانِ قادیاں

سنکھ ہو ناقوس یا بانگِ جرس
سب سے بہتر ہے اذانِ قادیاں

کھنچ گیا ہے نقشۂ "ذبحِ عظیم"
اللہ اللہ! امتحانِ قادیاں

دے شفا تجھکو خداوندِ کریم
اے کہ تو ہے پاسبانِ قادیاں

اے خدا اے قادر و مشکلکشا
ہم بھی دیکھیں آستانِ قادیاں

دھیرے دھیرے منزلِ مقصود کو
بڑھ رہا ہے کاروانِ قادیاں

یاد پھر آنے لگی بزمِ حبیبؐ
دیکھ کر دلدادگانِ قادیاں

تو نہیں چشمِ حقارت سے نہ دیکھ
اِن سے وابستہ ہے شانِ قادیاں

گردشیں اِن کو مٹا سکتی نہیں
زندہ ہیں برگشتگانِ قادیاں

نسخۂ وصلِ خدا کیا چیز ہے؟!
جانتے ہیں رازدانِ قادیاں

یہ دعا ہے خادمِ مہجور کی
خوش رہیں سب ساکنانِ قادیاں

آتا ہے تو اس کے خاندان کے افراد پر دوہری ذمہ واری عائد ہوتی ہے لوگ ان کو دیکھتے اور اندازہ کرتے ہیں کہ انہوں نے اس مامور سے کیا اخذ کیا ہے۔ اگر ان کا نمونہ نیک ہو تو لوگ سمجھتے ہیں کہ جس چشمہ سے یہ نکلے ہیں وہ بھی ضرور نیک ہوگا۔ اور اگر وہ بد ہوں تو گو یہ ضروری نہیں کہ یہ چشمہ کے گندہ ہونے کا ثبوت ہو۔ کیونکہ آخر نسلیں خراب ہو ہی جایا کرتی ہیں مگر اس کا عام نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ سمجھیں گے ضرور اس چشمہ میں کوئی خرابی ہوگی۔ اور اس طرح ایسا انسان لوگوں کی گمراہی کا موجب ہو جاتا ہے

پھر یہ بھی سمجھنا چاہیئے

کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر دوسروں کی نسبت زیادہ ایمان ہو کیونکہ وہ ان گھروں میں رہتے ہیں۔ وہ جگہیں جہاں وہ الہام نازل ہوئے۔ ان کو آنکھوں کے سامنے نظر آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آثار ہمیشہ ان کے اردگرد رہتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کے لئے ہر وقت ایمان کو تازہ کرنے کے مواقع بہم پہنچتے رہتے ہیں۔ اور اس لئے ان کو اس بات پر سب سے زیادہ یقین ہونا چاہیئے کہ دنیا کی ساری برکت انہی پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں ہے۔

دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی عزت

کوئی بڑے سے بڑا عہدہ کوئی بڑی سے بڑی زمینداری اور کوئی بڑی سے بڑی تجارت ایسی نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چھوٹے سے چھوٹے الہام کی برابری کر سکے۔ جو وعدے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں۔ ان میں سے چھوٹے سے چھوٹا بھی اتنا قیمتی ہے کہ دنیا بھر کی بادشاہت بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔ اور اگر ان کے ہوتے ہوئے آپ کے خاندان کا کوئی فرد دنیا کی طرف راغب ہوتا ہے تو

اس کے یہ معنے ہیں

کہ اس کے دل میں ایمان نہیں۔ اگر آپ کے الہام سچے ہیں۔ اور وہ وعدے پورے ہونے والے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں خود پورا کر کے عزت حاصل نہ کریں۔ اگر ہم انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ انہیں دوسرے پورا کریں۔ اور عزت حاصل کریں۔ اور خود دنیا کی عزتوں کے حصول میں لگ جاتے ہیں۔ تو اس کے معنے یہی ہیں کہ ہمیں ان پر ایمان نہیں اور ہم یہ یقین نہیں رکھتے۔ کہ وہ وعدے پورے ہونے والے ہیں۔ وہ وعدے یقیناً پورے ہونے والے ہیں۔ اور

حقیقی عزت وہی پائیگا

جو ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے لوگوں کو دنیا کا کوئی کام کرنا ہی نہیں چاہیئے اور یہ ان کے لئے جائز نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کے دنیوی کاموں میں بھی دینی رنگ غالب نظر آنا چاہیئے وہ اگر زمیندارہ کام کرتے ہیں یا ملازمت کرتے ہیں۔ تو یہ پانچ چھ گھنٹے جو انہیں اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے صرف کرنے پڑتے ہیں نکال کر باقی وقت ان الہامات کو پورا کرنے میں صرف کرنا چاہیئے۔ بے شک وہ دنیوی کام کریں۔ مگر ان کے ساتھ اسی حد تک وابستگی رہنی چاہیئے جتنی کہ ضرورت طبعی ہے۔ اس سے زیادہ لگاؤ یا شغف نہ رہے۔ ہر شخص کو

طبعی تقاضا کے ماتحت

پاخانہ میں جانا پڑتا ہے۔ مگر وہ کوشش کرتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو اس سے باہر آ جائے۔ جو شخص اس سے زیادہ وقت پاخانہ میں بیٹھتا ہے وہ پاگل ہے۔ پس انہیں دنیوی کاموں کے ساتھ اتنا ہی واسطہ ہونا چاہیئے جتنا انسان کو پاخانہ سے رکھنا پڑتا ہے۔

اور اگر ان کے دل میں ایمان ہو۔ تو انہیں دنیا کے لئے نمونہ بننا چاہیئے اور کم سے کم ایسے مقام پر کھڑا ہونا چاہیئے کہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ کی ان پر حجت نہ ہو اور وہ یہ نہ کہے کہ تم نے اس جگہ رہتے ہوئے جہاں میرا فلاں الہام نازل ہوا اس کو بھلا دیا اور دنیا کو مقدم کر لیا۔ اسے دوسروں نے قبول کیا مگر تم نے بھلا دیا۔ ذرا غور کرو۔ یہ کتنا شرمناک وقت ہوگا۔ اگر ایسا معاملہ کیا جائے۔ ہزاروں میلوں پر رہنے والے ان الہامات کو سنیں اور تسلیم کریں۔ سالہا سال بعد پیدا ہونے والے سلسلہ کے ساتھ محبت و اخلاص میں دیوانے ہو رہے ہوں۔ اور یوں معلوم ہو رہا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر ان پر رقت کی وجہ سے موت طاری ہو جائے گی۔ اور جب ان سے دیکھے اور دور دراز فاصلہ پر رہنے والے عاشقوں کی یہ حالت ہو تو دیکھنے والوں اور گھر میں رہنے والوں کی ذمہ واری کس قدر ہونی چاہیئے۔

پس اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے چند افراد کی شادی کا ہے۔ میں انہیں ان کی ذمہ واریوں کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

انہیں یاد رکھنا چاہیئے

کہ بے شک نکاح اچھی چیز ہے۔ میل ملاقات کو اللہ تعالےٰ نے اچھی چیز بنایا ہے۔ مگر اصل وقت، خوشی کا دن ہے۔ جب ہم خدا سے ملتے ہیں اور اس کے محبوب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں۔ اور ایسی حالت میں ملتے ہیں کہ وہ ہم سے خوش ہوں۔ ہماری شادیاں ہمارا اتحاد اتصال سب بے حقیقت ہیں۔ اگر ہمیں وہ راحت نصیب نہ ہو جو خدا تعالےٰ نے ان لوگوں کے لئے مقدر فرمائی ہے جنہیں خدا اور رسول کا وصال حاصل ہوتا ہے۔ دنیا اسلام اور اس کی تعلیم سے بہت دور چلی گئی ہے۔ آج نادان لوگ اسلام اور اس کی تعلیم پر ہنستے ہیں۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ آواز بلند کی ہے۔ کہ اس تعلیم کے ساتھ دنیا کی نجات وابستہ ہے۔ اور

ہمارا فرض ہے

کہ آپ کے ارشاد کے مطابق اسلام کی تعلیم کو دنیا میں قائم کریں۔ تمام رسوم و رواج اور تمدنی پابندیوں کو ترک کر دیں۔ تا وہ اسلامی فضا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ قائم ہو جائے۔ یاد رکھو کہ مغربی تہذیب و تمدن اور فیشن ہرگز باقی نہیں رہیں گے بلکہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اور ان کی جگہ دنیا میں اسلامی تمدن قائم ہوگا۔ وہ آگ جو اس بارہ میں میرے دل میں ہے۔ وہ جس دن بھڑکے گی خواہ وہ میری زندگی میں بھڑکے۔ یا میرے بعد۔ بہرحال جب بھی بھڑکیگی دنیا کو بھسم کر دیگی۔ اس کا اندازہ یا میں ہی کر سکتا ہوں یا میرا خدا۔ اور وہ بلاوجہ نہیں۔ اگر وہ میرے دل میں وہ اتنی شدید ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کتنی ہوگی۔ خدا تعالےٰ اپنے مومن بندوں کو اپنی محبت کی آگ دیتا ہے۔ وہ بھی ایک دوزخ میں جل رہے ہوتے ہیں مگر وہ دراصل حقیقی جنت ہوتی ہے

خوب یاد رکھو

کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اسلام کے رستہ میں کھڑی ہونیوالی چیزیں قائم رہ سکیں۔ وہ یقیناً تباہ و برباد ہوں گی۔ اور ان کو اختیار کرنے والے بھی تباہ و برباد ہوں گے اور ان لوگوں کی خاطر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں اور بظاہر بالکل سادہ ہیں زمیندار لوگ ہیں جو تہ بند باندھتے اور اچھی طرح بات بھی کرنا نہیں جانتے انہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسکی تباہی کا کام لے گا۔ اور موجودہ تہذیب مٹ کر ان کے ہاتھوں میں دنیا کی رہنمائی آ جائے گی۔ آج کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ دنیا کا انتظام کیسے کر سکیں گے۔ لیکن کیا انہوں نے پنجابی کی یہ ضرب المثل نہیں سنی کہ "جس دی کوٹھی دانے اس دے کملے وی سیانے" خدا تعالےٰ جب برتری دیتا ہے تو عقل خود بخود آ جاتی ہے

نادر شاہ ایرانی

ایک گڈریا تھا مگر اللہ تعالےٰ نے اسے حکومت دی۔ وہ دہلی پر حملہ کر کے آیا اور اسے فتح کر لیا۔ دہلی کے بادشاہ نے اس سے مذاق کرنا چاہا۔ جس سے اس کا مقصد اس کی سبکی تھا اور اس سے پوچھا کہ آپ کے باپ کا نام کیا تھا اور وہ کیا کام کرتے تھے۔ مجلس لگی ہوئی تھی باتیں ہو رہی تھیں۔ ہر شخص اپنے باپ کا نام اور اس کی توصیف بیان کر رہا تھا اور اس طرح سب اپنے

باپوں کا تذکرہ

کر رہے تھے اور آخر نادر شاہ کی باری آئی۔

بلکہ کام ہمیشہ کام کرنے سے ہی ہوتے ہیں۔ جب تک کام نہ کیا جائے اس وقت تک کوئی نتیجہ انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ زیادہ باتیں کرنے کی عادت جس قوم میں پیدا ہو جائے۔ اس کی قوت عملیہ کمزور ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ زمانہ ایسا ہے کہ لوگوں کو باتیں کرنے کا زیادہ شوق ہے۔ اور اگر کوئی شخص اچھی بات کرے تو شاعروں کی مجلس کی طرح واہ واہ اور ہا ہا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ کوئی شخص اس طرف توجہ نہیں کرتا کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اس پر عمل کرے

عمل بھی کرنا چاہیئے

پس یہ واہ واہ اور ہا ہا باقی رہ گئی ہے اور کام کرنے کی روح بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی اس رو میں بہ جائے تو بہت قابل افسوس بات ہوگی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد میں بھی باتیں زیادہ ہیں اور کام کرنے کا جوش کم ہے۔ میں نے وقف زندگی کی تحریک کی تو سینکڑوں نوجوانوں نے اپنے آپ کو وقف کیا۔ اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جنہوں نے صدق دل سے اپنے آپ کو وقف کیا ہے لیکن ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے

اچھا نمونہ نہیں دکھایا

گو میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ کہ سو فیصدی تکمیل کسی جماعت کی نہیں ہو سکتی۔ اس میں کچھ نہ کچھ کمزور ضرور باقی رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کمزوروں کا ہونا باعث تکلیف ہوتا ہے۔ اور پھر ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہو کسی کا پیٹھ دکھانا تو اور بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ وقف کرنے والوں میں سے اسی نوے آدمی ایسے ہیں جن کو بلایا گیا ہے۔ اور ان میں سے سات آٹھ ایسے نکلے ہیں کہ جنہیں ہم نے جہاں جانے کے لئے کہا تھا انہوں نے وہاں جانے سے لیت و لعل کیا اور کہا کہ ہم اس جگہ کام نہیں کر سکتے۔ ہمارا دل وہاں نہیں لگتا یا ہمیں وہاں فلاں تکلیف ہے۔ میں کہتا ہوں۔ اگر انہوں نے یہی جواب دینا تھا تو انہیں کس نے کہا تھا کہ وہ اپنی زندگی وقف کریں۔ جب انہیں کھول کر سمجھا دیا گیا تھا۔ تو پھر ان کا اپنے آپ کو پیش کر کے قدم پیچھے کھینچنا اسلامی نمونہ کے بالکل خلاف ہے۔ اور ایسے لوگوں سے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ضرورت کے وقت جانی قربانی کے لئے تیار ہوں گے

یہاں یہ سوال نہیں کہ اسی یا نوے میں سے سات آٹھ نے پیٹھ دکھائی۔ بلکہ بلحاظ زندگی وقف کرنے کے ہزار میں سے بھی سات آٹھ کا پیٹھ دکھانا قابل نفرت ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ لاکھ میں سے بھی سات آٹھ آدمی کا بھاگ جانا اسلامی نقطہ نگاہ سے قابل افسوس بات ہے پس اسی نوے آدمیوں میں سے سات آٹھ کا پیٹھ دکھانا میرے نزدیک بہت ہی

قابل افسوس بات ہے

ان کو کسی لڑائی میں نہیں بھیجا گیا تھا۔ نہ ہی ان پر کوئی گولہ باری ہوئی تھی۔ بلکہ ان کے بھاگنے کی صرف یہ وجہ تھی کہ ان کا وہاں دل نہیں لگتا تھا۔ حالانکہ جب وقف کیا تو پھر دل لگنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ کیا ہم نے ان کو کسی کلب میں شامل ہونے کے لئے بلایا تھا کہ تم وہاں بیٹھے تاش کھیلا کرنا اور اپنا دل بہلایا کرنا اگر تو اس غرض کے لئے ہم نے انہیں بلایا تھا کہ ہم تمہارا دل بہلائیں گے۔ تو وہ بے شک کہہ سکتے تھے۔ کہ آپ نے تو ہمیں کھیل تماشے کیلئے اور ہمارا دل بہلانے کے لئے بلایا تھا۔ اب آپ ہم سے کام کیوں لیتے ہیں۔ لیکن جب ہم نے ان کو پہلے بتا دیا تھا کہ اگر جانی قربانی کرنی پڑے تو کرنی ہوگی اگر عزت کی قربانی کرنی پڑے تو کرنی ہوگی اگر تمہیں جھاڑو دینا پڑے تو تم نے دینا ہوگا۔ اور انہوں نے ان شرائط کو منظور کر لیا۔ تو پھر ان کا یہ کہنا کہ وہاں ہمارا دل نہیں لگتا اس لئے ہم وہاں جانے کیلئے تیار نہیں کوئی معنے نہیں رکھتا

حقیقت یہ ہے

کہ دین کا کام ایک عمارت کے مشابہ ہے جس میں تمام ضروریات کے پیش نظر کام کرنا پڑتا ہے اس میں دروازے شیشے کھڑکیاں روشندان اور پاخانے غرض ہر قسم کی ضروریات کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے اگر یہ چیزیں اس میں نہ ہوں تو وہ مکمل عمارت نہیں کہلا سکتی۔ اور اس عمارت کو تیار کرنے کے لئے مختلف آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی انجینئر ہوتا ہے کوئی مستری ہوتا ہے کوئی مزدور ہوتا ہے۔ اگر سو دو سو انجینئر تو ہوں۔ لیکن مستری کوئی نہ ہوں۔ تو

کبھی کام نہیں چل سکتا

اگر انجینئر اور مستری تو ہوں لیکن مزدور نہ ہوں۔ تو بھی کام نہیں چل سکتا۔ پس یہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتے ہیں اگر ہر آدمی یہ کوشش کرے کہ وہی سردار ہو تو تم خود ہی بتاؤ۔ کہ کیا وہ نظام چل سکتا ہے پس ہمارے ہاں بھی مختلف قسم کے کام ہیں اور ان کے لئے مختلف قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو آتا ہے اسے سوچ سمجھ کر آنا چاہیئے اور جب وہ اپنے آپ کو پیش کر دے تو پھر اس کے سپرد جو بھی کام کیا جائے۔ اسے خوشی اور محنت کے ساتھ سرانجام دینا چاہیئے۔

ایک اور کمزوری

جو بعض لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ نوجوان جب زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے ماں باپ انہیں کہتے ہیں کہ اس طرح تم سلسلہ پر بار ہو گے۔ بہتر ہے کہ تم ملازمت کرو۔ اور چندہ دے کر سلسلہ کی خدمت کرو۔ میرے نزدیک یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان ان کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ کیا دین کے سارے کام چندہ سے چل سکتے ہیں۔ اگر دین کے سارے کام چندہ سے چل سکتے۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چندہ بھیج دیتے اور سمجھ لیتے۔ کہ کام ہمارے ذمہ تھا۔ وہ ادا ہو گیا ہے۔ ہمیں جہاد میں جانیں دینے اور لڑائیاں کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ بعض اچھے سمجھدار اور عقلمند انسان بھی اس خیال کو اپنے دل میں جگہ دئے ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت کو

ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے

کہ بغیر زندگیوں کی قربانی کے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ ہمیشہ جو قوم ترقی کی طرف قدم اٹھاتی ہے۔ اس کے ایک حصہ کو جانی قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ صرف نعرے لگانے والے چاہے لاکھ دو لاکھ ہوں یا کروڑ دو کروڑ ہوں۔ ان سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ نعرے لگانے اور زبانی جمع خرچ کرنے کا رواج ہمارے ملک میں ہی ہے۔ غیر ممالک میں ہمیں یہ چیز نظر نہیں آتی وہاں لوگ نہایت خاموشی اور استقلال کے ساتھ کام کرتے چلے جاتے ہیں اور اسی وقت پتہ چلتا ہے۔ جب وہ کسی کام کو ختم کر لیتے ہیں پس ہماری جماعت کو زیادہ باتیں کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے اور اپنے اندر خاموشی اور استقلال کے ساتھ

کام کرنے کی روح

پیدا کرنی چاہیئے اور اپنے مقصد کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیشہ تیاری میں مصروف رہنا چاہیئے

ہیضہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات

ہیضہ کی بعض واردات کے ذکر پر حضور نے فرمایا:۔ آجکل دوستوں کو کھانے پینے میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ سرکہ اور پیاز کا استعمال ان دنوں بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح ان دنوں

ہلکی اور پتلی غذا کھانی چاہیئے

مثلاً شوربہ وغیرہ اور چونکہ پانی میں بھی جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے کنوؤں اور تالابوں کا پانی اگر ابال لیا جائے تو زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر ہیضہ کا ٹیکہ بھی لگوا لیا جائے۔ ٹیکے کے متعلق میرا تجربہ ہے کہ اس سے بالعموم بہت فائدہ ہوتا ہے اور جن کو ٹیکہ لگا دیا جائے۔ ان میں سے ستر اسی فیصدی لوگ اس کی گزند سے محفوظ رہتے ہیں بقیہ بیس فیصدی میں سے اگر کسی کو ہیضہ ہو بھی جائے تو وہ مہلک نہیں ہوتا۔ کیمفر اور ہومیو پیتھک آرسینک بھی اس کا بہت اچھا علاج ہیں۔ اگر ان کو پیش بندی کے طور پر کھا لیا جائے۔ تو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ آرسینک سے جن کا علاج کیا گیا۔ ان میں سے نوے فیصدی آدمی بچ گئے۔ پس یہ بھی ایک بہت مفید علاج ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم میاں احمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈرائیور راولپنڈی سخت بیمار ہیں۔ پرانے اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست کرتا ہوں (محمد شفیع نوشہروی، دار الرحمت ربوہ)

۲۔ خاکسار کافی عرصہ سے بعض مشکلات سے دوچار ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ غلام احمد رگو لا دوکال ضلع گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

میری پھوپھی زینب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل محمد صاحب فالج کے حملہ سے مورخہ ۲۷؍۷؍۶۰ بروز بدھ کو جھنگ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ناصرہ حق بنت ڈاکٹر فضل حق صاحب جھنگ صدر)

احمدیہ مسلم مشن یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کی تبلیغی و تربیتی مساعی

تقاریر، ملاقاتیں اور لٹریچر کی اشاعت۔ افریقن نو مسلموں کی تعلیم و تربیت۔ مسجد کی تعمیر

(از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب۔ بتوسط وکالت تبشیر)

یوگنڈا میں تبلیغ کی مختصر تاریخ

مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سے سب سے پہلے یوگنڈا میں ہمارے رئیس التبلیغ جناب شیخ مبارک احمد صاحب کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا جبکہ غالباً ۱۹۳۴ء میں آپ پہلی مرتبہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے تھے۔

لیکن بفضلہ تعالیٰ اس سے بہت پہلے یوگنڈا کے افریقن اور ایشین تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچ چکا تھا۔ یوگنڈا میں سب سے پہلے مقیم ہونے والے احمدی ڈاکٹر فضل دین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ تھے جو غالباً ۱۹۱۴ء سے پہلے یوگنڈا پہنچ کر یوگنڈا گورنمنٹ کے محکمہ ڈسپنسری میں ملازم ہوئے تھے اور اب وفات پا کر احمدیہ قبرستان کمپالہ میں مدفون ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور مخلص دوست یوگنڈا میں بسلسلہ ملازمت آئے اور اپنے اپنے رنگ میں تبلیغ میں مصروف رہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل دوستوں نے اپنے اپنے وقت میں پیغام احمدیت لوگوں تک پہنچانے میں خاص طور پر حصہ لیا۔

ڈاکٹر فضل الدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب۔ بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر۔ ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب۔ ڈاکٹر احمد دین صاحب احمدی۔ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب۔ بھائی محمد یوسف صاحب۔ ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر اور چوہدری عبد الغنی صاحب ہمایوں آخر الذکر دوست اگرچہ یوگنڈا میں نئے ہیں لیکن اپنے اخلاص۔ علم اور تبلیغی جوش کے باعث بہت مفید ثابت ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو اور ان دوسروں کو بھی جو بحمد اللہ کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین میں مصروف رہے ہیں۔ ان کے اعمال کا احسن ترین بدلہ عطا فرمائے اور ان کی اولادوں کو بھی اپنے والدین کی نیکیوں کا وارث بنائے آمین۔

ان دوستوں کی تبلیغی جدوجہد کے باعث کئی بار یوگنڈا میں جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت بھی ہوئی۔ جس کے باعث احمدیوں کے کاروبار پر بھی کافی اثر پڑتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ تبلیغی کام یوگنڈا میں ہوتا رہا۔ اور ہوتا چلا جائے گا انشاء اللہ العزیز۔

سب سے پہلے اور باقاعدہ یوگنڈا میں تعینات ہو کر یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کا کام شروع کرنے والے مولوی نور الحق صاحب انور ہیں۔ جو غالباً ۱۹۴۷ء میں یوگنڈا تشریف لے گئے تھے۔ اور ۱۹۴۹ء میں واپس پاکستان آ گئے۔ راقم الحروف قادیان دار الامان سے مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہو کر نومبر ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ ممباسہ سے یوگنڈا پہنچا۔ لیکن اس وقت باقاعدہ مبلغ نہ تھا۔ مشرقی افریقہ کی فوج میں ملازم ہو گیا اور ۱۹۴۳ء میں زندگی وقف کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ جسے حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت ذرہ نوازی سے باوجود میری کمزوریوں اور نالائقیوں کو جاننے کے منظور فرمایا۔ فوج سے فارغ ہو کر عاجز نے مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی ہدایت کے مطابق تبلیغ کا فریضہ منظم رنگ میں ادا کرنا شروع کیا اور ۱۹۴۹ء میں مکرم جناب مولوی نور الحق صاحب انور کے ساتھ بطور معاون کام کرنے کے لئے مجھے یوگنڈا بھیجا گیا گویا مبلغ تحریک جدید کی حیثیت سے تعینات ہو کر عاجز پہلی مرتبہ ۱۹۴۹ء میں چند ماہ کے لئے یوگنڈا میں رہا۔ پھر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مکرم مولوی حافظ بشیر الدین صاحب اور مکرم مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب یوگنڈا میں کام کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۵۹ء تک یوگنڈا میں دو جگہ الگ الگ مشن تھے۔ حافظ بشیر الدین صاحب جنجہ مشن میں اور حکیم محمد ابراہیم صاحب کمپالہ مشن میں رہتے اور کام کرتے تھے۔ حافظ صاحب ۱۹۵۹ء میں رخصت پاکستان پر تشریف لے گئے اور حکیم صاحب ۱۹۶۰ء میں رخصت پر تشریف لے جا رہے تھے اور دوسرے کوئی مبلغ یوگنڈا میں نہ تھے اس لئے مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے عاجز کو اکتوبر ۱۹۵۹ء میں عارضی طور پر یوگنڈا بھیجا۔ جہاں عاجز آج کل مبلغ انچارج ہے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب سے عاجز نے باقاعدہ یوگنڈا مشن کا چارج ۲۰ جنوری ۱۹۶۰ء کو لیا ۲۳ جنوری بروز ہفتہ بعد نماز عصر پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کمپالہ مکرم جناب ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب نے حکیم صاحب کی الوداعی ٹی پارٹی کا انتظام کیا ہوا تھا۔ انتظام ان کے مکان کے پاس باغیچہ میں ہی تھا افریقن احمدی دوستوں میں سے بعض دور دور سے آکر شامل ہوئے اور ایشین دوست بھی موجود تھے ڈاکٹر صاحب نے حکیم مکرم کو الوداعی ایڈریس پیش کیا اور حکیم صاحب نے اس کا مؤثر الفاظ میں جواب دیا اسکے بعد افریقن احمدی بھائی معلم زکریا کزیٹو صاحب نے اور اس عاجز نے تبلیغ کی اہمیت اور ہمارے فرائض کے موضوع پر دوستوں کو خطاب کیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

۲۶ جنوری ۱۹۶۰ء کو حکیم محمد ابراہیم صاحب تیرہ برس مشرقی افریقہ میں رہ کر فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کمپالہ سے بذریعہ ٹرین مع اہل و عیال پاکستان کے لئے روانہ ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر احباب جماعت اور بعض غیر از جماعت دوستوں نے مکرم حکیم صاحب کو اجتماعی دعا کے بعد الوداع کہا۔

اول: مولوی نور الحق صاحب انور نے نہایت ہی مخالف حالات میں یوگنڈا میں باقاعدہ مشن کا کام شروع کیا۔ انہیں یوگنڈا میں لمبا عرصہ ٹھہرنے کا موقعہ نہ ملا۔ اس لئے ان کے زمانہ میں یوگنڈا میں چھوٹی سی افریقن جماعت ہی پیدا ہو سکی۔ جو لوگ ان کے ذریعہ ایمان لائے ان میں مکرم جناب شیخ حاجی ابراہیم سیمفوما صاحب بھی ہیں۔ جو کہ اپنے علم۔ تقویٰ اور قربانی کے اعتبار سے تا حال افریقن جماعت میں ممتاز ترین سمجھے جاتے ہیں اور احمدیت قبول کرنے سے پہلے پندرہ برس تک جنجہ میں سنیوں کی جامع مسجد کے امام تھے

دوم:۔ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب کے سر جنجہ کی خوبصورت احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کا سہرا ہے۔ اس مبارک کام کی تکمیل میں فی الحقیقت پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ جنجہ۔ الحاج محمد حسین صاحب کھوکھر برابر کے شریک ہیں اور میرے نزدیک ان دونوں کے مثالی تعاون کے بغیر یہ کام اس خوبی سے انجام پذیر نہ ہو سکتا تھا۔

ان دونوں بھائیوں نے پورے اتفاق اور ہمت سے اس خانہ خدا کو تعمیر کیا۔ شدید مخالفت کے باوجود مشرقی افریقہ کے طول و عرض سے فنڈ حاصل کیا۔ مسجد اور مشن ہاؤس مکمل ہو گیا۔ حافظ صاحب نے معماروں اور مزدوروں کے ساتھ مل کر بارش اور دھوپ میں کام کیا اور حاجی محمد حسین صاحب کھوکھر نے اپنے وقت کو قربان کرنے کے علاوہ اپنی موٹر کار کو اس مبارک کام کے لئے دن رات وقف رکھا فجزاہم اللہ احسن الجزاء

یوگنڈا کے سب سے پہلے افریقن احمدی معلم ذکریا کزیٹو صاحب ہیں جن کے والد صاحب مگانڈا قوم کے ایک بڑے چیف تھے اور ڈاکٹر فضل دین صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کے دوست اور زیر تبلیغ تھے۔ ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب اور ڈاکٹر احمد دین احمدی صاحب بھی انہیں تبلیغ کیا کرتے تھے انہوں نے اپنے اس لڑکے کو چھوٹی عمر میں ہی ڈاکٹر فضل دین صاحب کے سپرد کر دیا تھا۔ تاکہ وہ ان کی مذہبی تعلیم کا انتظام کریں۔ چنانچہ انہوں نے ذکریا کزیٹو کو بھیج دیا جہاں وہ ہمارے رئیس التبلیغ جناب شیخ مبارک احمد صاحب کے زیر نگرانی تعلیم حاصل کرتے رہے اور پھر یوگنڈا میں جا کر اپنی زراعت اور کاروبار میں مصروف ہو گئے۔

۱۹۵۸ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ ربوہ میں تشریف لے گئے تھے اور دار الامان کی بھی زیارت کی تھی۔ گویا وہ یوگنڈا کے پہلے افریقن احمدی بھی ہیں اور یہاں کے افریقن احمدیوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور قادیان اور ربوہ اور بزرگان سلسلہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ۔

(باقی)

درخواست دعا

میری بھاوجہ بشیر بیگم صاحبہ کی دائیں آنکھ کی بینائی جاتی رہی ہے۔ اب بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا ہے۔

صحابہ کرام، درویشان قادیان اور دیگر احباب سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مجید احمد
خلافت لائبریری ربوہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نوجوان کی طرف سے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے غیر معمولی اخلاص کا نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی جاری فرمودہ تحریک اکنافِ عالم میں تعمیر مساجد پر بعض مخیر احباب کی طرف سے نیک نمونے قابل تعریف ہیں۔ لیکن ان سے کہیں زیادہ خوشکن مثال خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نوجوان نے پیش فرمائی ہے۔ یعنی صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ابن حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جو ابھی کالج کے طالب علم ہیں نے اپنے دادا مرحوم حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کی طرف سے مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے ڈیڑھ صد روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں روحانی و جسمانی ترقیات سے نوازے اور ان کے دادا صاحب مرحومؓ کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ انعام عطا فرمائے۔ آمین

جماعت کے ایسے مخیر احباب جنہوں نے ابھی تک ممالک غیر میں مساجد کی تعمیر کو پوری اہمیت نہیں دی اس نیک نمونے سے فائدہ اٹھائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ کا تقریری مقابلہ

مورخہ ۱۰-۷-۶۰ مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کا ایک اجلاس زیر صدارت مکرم سید امجد علی شاہ صاحب بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جس میں ایک دلچسپ تقریری مقابلہ کرایا گیا۔ بارہ اطفال نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ منصفی کے فرائض مکرم خلیفہ عبد الرحیم صاحب، حمید احمد صاحب اسلم بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اور افتخار احمد صاحب باجوہ وکیل سیالکوٹ نے سرانجام دیئے۔ اس مقابلہ میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ تقریری مقابلہ کے علاوہ نظم خوانی اور تلاوت قرآن کریم کا بھی مقابلہ ہوا۔ صاحب صدر نے اس مقابلہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ سیالکوٹ شہر میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا اجلاس ہے اور یہ بات اس کی علامت ہے کہ اطفال کی تربیت میں کافی دلچسپی لی جا رہی ہے۔

اجلاس میں اطفال کے علاوہ خدام اور انصار نے بھی شرکت کر کے اطفال کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ (محمود احمد جنجوعہ نائب ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ)

داخلہ بوساطت ڈائرکٹر محکمہ تعلیم آزاد کشمیر

۱۔ داخلہ پالی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ کراچی سہ سالہ ڈپلومہ کورس۔ شرط میٹرک (سائنس ریاضی و ڈرائنگ) ۲۔ داخلہ گورنمنٹ کالج فزیکل ایجوکیشن واہگہ لاہور۔ شرط برائے سینئر ڈپلومہ بی اے، برائے جونیئر ڈپلومہ میٹرک۔ درخواستیں ۶۰-۸-۶ تک بنام ڈائرکٹر محکمہ تعلیم آزاد جموں و کشمیر حکومت مظفر آباد۔ سرٹیفکیٹ حقیت جموں و کشمیر بحق امیدوار و والد امیدوار تعیینہ فیس ۵/- روپے شامل درخواست ہوں۔ مجوزہ فارم متعلقہ کالج کے پرنسپل سے لیں۔ حکومت کی طرف سے وظائف کا امکان موجود ہے۔ (پ ٹ ۶۰-۷-۲۵) (ناظر تعلیم)

بینکنگ سرٹیفکیٹ امتحان ۱۹۶۰ء

انسٹیٹیوٹ آف بینکرس پاکستان کا یہ امتحان ۶۰-۹-۱۰ سے شروع۔ فیس امتحان ۱۰/- روپے۔ داخلہ کے لئے درخواستیں ۶۰-۸-۱۵ تک۔ لیٹ فیس ۷/- روپے کے ساتھ ۶۰-۸-۲۵ تک۔ (پ ٹ ۶۰-۷-۲۵) (ناظر تعلیم ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے دوست ملک محمد امیر خان صاحب پوسچر وار ڈ ہرڈ ٹلور گورنمنٹ اسٹیڈیم صلع راولپنڈی سے عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ خاکسار بزرگان جماعت سے ان کی مکمل صحت اور شفاء کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔ (سید مہدی حسن شاہ انجینئر حیدر آباد سندھ)

(۲) میری امی جان ایک عرصہ سے ضعف دل کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے امی جان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (زرتشت منیر احمد خان ربوہ)

نئی زندگی

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ آپ سے اپنی بیویوں اور بچوں سے زیادہ محبت کرتا رہا ہوں۔ اور اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنے ہر قریبی اور ہر عزیز کو قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہا ہوں۔ مجھے آپ سے اور آپ کی آنے والی نسلوں سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی ہمیشہ اسی طرح عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔"

ان مبارک الفاظ میں سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت سے جس محبت اور پیار کا اظہار فرمایا ہے اس کی بنہائیوں کی تفصیل الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان الفاظ میں اسلام اور احمدیت کی خاطر ہم سے جس قسم کی قربانی کی توقع کا اظہار فرمایا ہے وہ ہم سے ایک "نئی زندگی" کا تقاضا کرتی ہے تاکہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے حضور کی نگرانی میں حقیقی اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں۔ اس پاکیزہ غرض کے لئے "تحریک جدید" جاری کی گئی ہے۔

کیا آپ نے اس کے مالی و جانی تقاضوں کو پورا کر کے نئی زندگی اختیار کر لی ہے؟

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

زعماء انصار اللہ کی توجہ کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جنت سے تو وہی لطف اٹھا سکتا ہے جس کی نمازیں باقاعدہ ہوں۔ جس کے چندے باقاعدہ ہوں اور وہ تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہو۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو انسان کے روحانی اعضاء ہیں جس نے ان میں سستی کی گویا اس نے اپنے روحانی اعضاء کاٹ ڈالے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے زعماء انصار اللہ و ناظمین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان کی نگرانی میں کام کرنے والی مجالس ہائے انصار اللہ کا قدم انصار اللہ کے کام میں سست تو نہیں ہو گیا۔ اراکین انصار اللہ کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے زندگی بھر کے تجارب سے نہ صرف خود استفادہ کرنے کی سعی فرمائیں بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں اور عزیزوں کو بھی مستفید ہونے کا موقعہ دے کر ابدی زندگی کے حاصل کرنے کی مساعی کو تیز تر فرمائیں۔ اور مجلس انصار اللہ کے مالی جہاد میں جس کی شرح نہایت ہی قلیل ہے اور جسے مجلس کا ہر غریب سے غریب رکن بھی شرح صدر سے ادا کر سکتا ہے باقاعدگی کے ساتھ حصہ لے کر اس بابرکت تنظیم کو استوار کر کے اس کے شیریں ثمرات سے تا ابد مستفیض ہونے کی سعی فرمائیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اپیل برائے چندہ تعمیر فضل عمر جونیئر ماڈل سکول

ماہ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں فیصلہ ہوا تھا کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت جلد از جلد بنائی جائے۔ کیونکہ بجٹ میں اتنی گنجائش نہیں کہ سکول کی عمارت کرایہ پر لے رکھیں۔

اس عمارت کے لئے مبلغ ۲۰ ہزار کی رقم اس سال کے اندر اندر جمع کرنے کی اجازت مکرمی جناب ناظر صاحب بیت المال سے حاصل کر لی گئی تھی۔ یہ چندہ صرف عورتوں کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ میں جماعت کے صاحب حیثیت مردوں سے خاص طور پر گذارش کرتی ہوں کہ وہ بھی اس چندہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ جو عورت یا مرد ڈیڑھ صد کی رقم ایک سال کے اندر ادا کریں گے ان کے نام عمارت پر کھدوائے جائیں گے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

(۳) خاکسار کا ایک بچہ اور ایک بچی کافی دنوں سے بیمار ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست۔ (خواجہ عبد العزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ورکشاپ ضلع گوجرانوالہ)

ایسٹرن پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ کے عطریات:- سہاگ حنا چنبیلی شام شیراز گل شبو تحسین ہیر آئیل۔ ہر جنرل مرچنٹ سے طلب فرما دیں۔

اعلان نکاح

عزیزم بشیر احمد کا نکاح عزیزہ طلعت پروین بنت چوہدری نبی احمد صاحب کاہلوں کے ہمراہ بعوض چار ہزار حق مہر پر مکرم راجہ نذیر احمد صاحب نے مورخہ ۲۹/۷/۶۰ بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

ظفر احمد خاں ساکن دولم تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

اس خوشی میں مکرم ظفر احمد خاں صاحب نے مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

خاکسار کے تین بچے پھوڑے پھنسیوں اور چھالوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

(فتح محمد ایجنٹ الفضل پشاور)

(۲) میرے نانا چراغ دین صاحب بہت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

(وزیر احمد خان)

(۳) میرے بہنوئی پیام صحت شاہجہانپوری آجکل سخت بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(صوبیدار عبدالمنان ایبٹ آباد)

مستقل رعایت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پرویز سوپ فیکٹری لکڑ منڈی لائل پور کے مشہور صابن سپیشل ۱۹۸ و سپیشل ۱۳۶ کے نرخوں میں رعایت ختم نہیں ہوگی۔ بلکہ بدستور جاری رہے گی!

سپیشل ۱۹۸ -/۸/۱ فی سیر

سپیشل ۱۳۶ -/۴/۱ فی سیر

ربوہ میں ملنے کے پتے

۱۔ مبین کریانہ سٹور گولبازار ربوہ

۲۔ لاہور ہاؤس غلہ منڈی ربوہ

۳۔ خواجہ عبدالحی غلہ منڈی ربوہ

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی۔ تندرستی اور علاج کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ آنکھوں کو گرد و غبار اور گرمی کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ بچوں، عورتوں، مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے متعدد جڑی بوٹیوں کے جوہر سے تیار کیا گیا ہے۔ بوقت ضرورت ایک ایک سلائی ڈالیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

ملنے کا پتہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

الفضل

سے خط و کتابت کرتے

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

معدہ کی پراسرار بیماری

جو وبائی صورت میں پھیلتی جا رہی ہے۔

اس کا تریاق نادر سفوف ہاضمہ ہے۔

چھٹانک -/۲/۱ روپے۔ پیکٹ ۲ آنہ

نادر دواخانہ مسجد محمود۔ ربوہ

نوٹس

اوکاڑہ میں قلیوں کا ٹھیکہ

موزوں اور اہل اشخاص یا فرموں کی طرف سے مندرجہ بالا اسٹیشن پر لائسنس یافتہ قلیوں کا ٹھیکہ پٹہ کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں جو زیادہ سے زیادہ ۸ اگست ۱۹۶۰ء تک بصیغہ رجسٹری اس دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ یہ اشخاص یا فرمیں ایسی ہوں کہ جو:-

I (ا) لیبر سے کام لینے کا اور ان کے انتظام کا سابقہ تجربہ رکھتے ہوں یا لیبر کی سپلائی یا کنٹرول کے کام سے متعلق رہے ہوں۔

(ب) اس بات کا تسلی بخش ثبوت دے سکتے ہوں کہ مسافروں کی پوری مستعدی سے خدمات بجالانے کے لئے انہیں مطلوبہ تجربہ حاصل ہے اور ضروری مالی وسائل بھی رکھتے ہیں۔

II درخواست دہندگان کو چاہیئے کہ:-

(ا) وہ اپنے کردار اور دیگر کوائف کے بارہ میں کسی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کا اصلی سرٹیفکیٹ یا اس کی مصدقہ نقل درخواست کے ہمراہ پیش کریں۔

(ب) یہ عہد کریں کہ وہ ٹھیکے پر صحیح عملدرآمد کے خود یا اپنے انتظامی عملے کی وساطت سے ذمہ دار ہونگے اور منافع کی غرض سے ٹھیکہ کسی دوسرے کو کرایہ پر دے کر محض دلالی کا کام نہیں کریں گے۔

(ج) جو ٹھیکیدار چلا رہے ہوں وہ بھی اس شرط کے ساتھ درخواست دے سکتے ہیں کہ مطلوبہ ٹھیکہ ان کے نام الاٹ ہونے کی صورت میں انہیں اپنا موجودہ ٹھیکہ واپس کرنا ہوگا۔

III کسی فرم یا کمپنی کی طرف سے درخواست پیش ہونے کی صورت میں ضروری ہوگا کہ:-

(ا) وہ فرم یا کمپنی باضابطہ طور پر رجسٹرار آف فرمز مغربی پاکستان لاہور کے ہاں رجسٹر شدہ ہو، درخواست کے ہمراہ پارٹنرشپ ڈیڈ فارم "اے" اور رجسٹریشن فارم "سی" جاری کردہ رجسٹرار آف فرمز مغربی پاکستان لاہور کی مصدقہ نقول بھی پیش کی جائیں

(ب) جو لوگ درخواست دیں وہ درخواست میں اپنے نام بھی درج کریں اور ساتھ ہی تمام حصہ داروں کے نام بھی درج کریں اور سب ناموں کے ساتھ ولدیت بھی درج کی جائے

(ج) ٹھیکے کی شرائط اور دیگر کوائف اس دفتر کی کمرشل برانچ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(د) اگر درخواست کے ہمراہ اصل کاغذات پیش نہ کئے جا رہے ہوں تو ایسی صورت میں لازمی ہوگا کہ کسی گزیٹڈ افسر کی مصدقہ نقول درخواست کے ساتھ منسلک کی جائیں۔

کوئی فرد یا فرم ایک سے زیادہ اسٹیشنوں پر ٹھیکہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کو یہ حق ہوگا کہ وہ کوئی ایک یا تمام درخواستیں کسی قسم کی وجہ بتائے بغیر مسترد کر دے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور)

خداتعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر اشاعت اسلام کی فرضیت

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کرشمۂ حکمت

خارش ہر قسم کا کامیاب علاج قیمت /۴/۱

دوائے احمر

داد، چنبل، بالخورہ، گنج اور لوط کا سو فیصدی مجرب علاج آزمائش شرط ہے۔ قیمت ۲/۱ روپے علاوہ محصول ڈاک

منیجر دواخانہ حکیم عزیز کھوکھر منزل (سابق دواخانہ طب جدید) چک چٹھہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

اطلاع عام

عورتوں اور مردوں کی پوشیدہ بیماریوں کی

علاج گاہ

دواخانہ قیس میتانی اینڈ کمپنی

حسن منزل نزد جوبلی سینما کراچی

ضروری اعلان

بل ماہ جولائی ۱۹۶۰ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کر دیئے گئے ہیں مہربانی کر کے ان بلوں کی رقوم ۱۰ اگست ۱۹۶۰ء تک ضرور ارسال کر دی جائیں۔ (مینیجر)

ایجنسی برائے ایکسرے فلمز

ہمارے پاس جرمنی کی مشہور ADOX کمپنی کی ایکسرے اور فوٹو گرافک فلمز کی تمام پاکستان کے لئے ایجنسی ہے۔ ایکسرے کی فلموں کا حاضر مال تمام سائزوں میں بکثرت موجود ہے۔ یہ فلمیں بوجہ اس کے کہ کوالٹی میں باقی تمام فلموں کے ہم پلہ ہیں اور نرخ میں بہت کافی سستی ہیں۔ بہت جلد مقبول ہو گئی ہیں اور اس وقت ملتان سے لیکر پشاور تک ہر شہر اور ہر دوکان پر استعمال ہو رہی ہیں مقابلہ کے لئے نرخ درج ذیل ہیں:۔

سائز	۱۵×۱۲	۱۰×۱۲	۱۲×۱۲	۸×۱۰	۶½×۸½	DENTAL
ہمارے نرخ	۸۵/۸/-	۵۸/۸/-	۷۶/-/-	۴۰/۸/-	۳۱/-/-	۱۱/۱۲/-
باقی کمپنیوں کے نرخ	۱۰۹/-/-	۷۴/-/-	۸۶/-/-	۵۰/-/-	۳۶/-/-	۱۳/-/-

عنقریب ایکسرے کے Chemicals بھی دستیاب ہو جائیں گے جو کہ اس کمپنی کے تیار کردہ ہیں۔ چونکہ ہماری کوئی برانچ کراچی میں نہیں۔ اس وجہ سے فی الحال ان فلموں کو کراچی اور سندھ کے وسیع علاقہ میں مارکیٹ میں پیش نہیں کیا گیا چنانچہ اگر کوئی صاحب کراچی اور سندھ کیلئے ایجنسی کے خواہشمند ہوں اور اچھے پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ ایک وقت میں دس پندرہ ہزار روپیہ کا سٹاک رکھنے کی مالی استعداد رکھتے ہوں تو خط وکتابت کریں لمبی خط وکتابت سے اجتناب کیا جائیگا۔

شفا میڈیکو۔ سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور